

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۸۳
سنہ ۱۹۳۱ء
REGISTERED No 783
LUCKNOW
OUDH PUNCH
1931
اودھ پنچ
अवध पंच
1931
قیمت پیشگی از اندرون ہندوستان
سالانہ .... پانچ روپیہ
ششماہی ـ تین روپیہ
क़ीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २
M.B. KHAN ARTIST LUCKNOW

توجہ شے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بیہودہ مضمون کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے عام ہنسی کی تقلید پر مجبور کرتا ہے۔ اودھ پنچ حضرات اپنی لفظی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر شکوہ نہ فرمایئے۔ نہ جرمن کی پرچہ یاں پڑھائیے اس لیے کہ کاغذ و حرف میں فرق ہے بلکہ اخراجات کی جہت۔ زمانے کی امداد بھی ہو اور رعایت کیجئے نتائج، انقلابات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتے کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ناچیز شما بہ سلامت۔ ہندوستان کے ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کال کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو تخانے پر نیاز مندی ہو نہیں ہو سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جب خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب دینا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جملہ اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام ہے جملہ خط و کتابت منیجر کے نام ہونی چاہیے تحریر

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شایع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ آن کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۳ — نمبر ۱۲

مضامین

۱۶ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

دست مال آرد

(از آقای برزخ ایرانی)

مناظرۂ مفلس و شیخ

در یکے بنواد مفلس و پست — داشت یک دست مال آرد بدست

بیچاں رہ و بنواد رپا ہے — بود حش بند کنار شرے بجاے

با دل خستہ خاطر ناسناز — با خدا بود گرم راز و نیاز

جاے خدا یا تو خلقتم کردی — چہ بلا ہا بروزم آوردی

معلم ساختی و بے چارہ — اش و بے عرشہ لات و بیکارہ

در نعمت برو سے من بستی — پشتم از بار فقر بشکستی

از ہمہ رزق و نعمت مقسوم — کردی بندہ جہاں را محروم

دخلوق وز ثروت و ز مال — نہ فضیلت نہ معرفت نہ کمال

ہرچہ بود عذاب و رنج و بلا — ہمہ را کردہ ای بہ بندہ عطا

بار الہا اگر عذاب بس است — ظلم بے حد بے حساب بس است

حالی اے کردگار بے ہمتا — گرہ از کار بستہ ام بکشا

ہمچناں بود گرم راز و نیاز — کہ گرہ شد ز دست ماش باز

آرد ہا ریخت در میان آب — مرد بیچارہ شد ز غم بے تاب

سر بسوے آسماں بلند نمود — با تغیر زبان بہ شکوہ کشود

کاے خدا او ند قادر معبود — درچنیں حال وقت شوخی بود؟

گفتم اے کردگار بندہ نواز — گرہ از کار بستہ ام کن باز

تو بہ عالم چو رسم ز بردی — گرہ از دستمال بکشودی

حیف باشد کہ کردگار احد — کار از دستمال نشناسد

ہست ہوش تو مشغول بیسرے — کہ یکے فیل دید و دیگر سے

گفت مردم نظر کنید ایں فیل — ہست کشتی او چہ قد طویل؟

خدمت کشتیں بہ تفتیش معلوم — کہ بود قصہ آن بہیر مرحوم

دیدہ کایں کلام چوں بشنفت — در جوابش بندہ سے مسخرہ گفت

کاش می بود اے او مفقود — کہ بخود رجلہ حرف او مفلوط

تو ہم اکنوں ز فرط ہشیاری — کار را با دستمال پندار ای

با چنیں ہوش در صعب محشر

چہ رسد ہی فرق مومن و کافر؟

چوں بہ بیچارہ سیہ بخت او — در چہ بیچ تکیف و آ بلہ زد و

ابلہ در نہایت زشتی — پاے تا فرق آیت زشتی

نور از صورتش کشیدہ تتق — ہمہ جا تا بسوے پا تا پلق

روے او ز ہیچ قلب او تاریک — قد او ہیچ موے او باریک

عاجزش پر شکن چو روے نگار — کاتش غم چو ابروے دلدار

می زند بانگ سے کہ خبیث لعیں — ملحد و زشت و کافر بے دیں

خفہ شو ۔ دم مزن ۔ خلاف مگوے — در برحق سخن گزاف مگوے

ابر حق را کمینہ چاکر باش — ہرچہ او می کند تو شاکر باش

خود وہ گیری مکن بکار خداے — خویش را لوس بے جہت منماے

ایں چہ ترتیب و ارذل گو لیست — کفر می گوئی ایں چہ بے ادبی ست

رو ز شوے خبیث بہ فرجام — کہ بود دراں نجات تو ہسرام

گر بہر ساعتے ہزاراں بار — کنی از آنچہ کردی استغفار

حق نمی بخشد ایں خطاے ترا

می دہد خسیم جاے ترا

بے نوا چوں بسوے وے نگریست — دید از و زشت تر بہ دنیا نیست

آیت نکبت است پیکر او — گرد ذلت نشستہ بر سر او

گفت یا شیخ اگر کہ بار خداے — تیرہ می داد و در رسے لبیراسے

صاحب جاہ و ثروت می کرد — زیں مکافات راحت می کرد

یا اگر اکمہ تا در متعال — تیرہ می داد بہرہ از جمال

چہ قدر اشیں چو می گفتی — چہ قدر ہیچ یا وہ می گفتی

شیخ گفتہ کہ اے خر احمق — نشنیدی مگر کہ حضرت حق

گر ز دست را یہ چند ز حکمت — در دیگر کشا یہ از رحمت

گر بمن دولت و جمال نداد — در عوض داد علم و فضل و سواد

آں کہ چوں من ز علم بہرہ ور است — نے نگاہش بسوے سیم و زر است

علم در سینہ ام بود چو بہشت — آنقدر ہا کہ موے بر سر نیست

مرحبا ایں گفتہ چوں ز شیخ شنید — مدتے بر جمال وے خندید

چوں مرے تنش سنگ پرورد اشت — زود از سر کلاہ خود بر داشت

گفت شکر خدا کہ در بر ما

گشت مقصد از فضل تو پیدا

شیخ چوں او ہاے بے جا کرد — خویش را خر سادہ رسوا کرد

ہر کہ گردن بہ دعوے افراز د

خویشتن را بگرد ن اندازد

(قانون)

شیخ محمد حسین و احمد حسن مبارز و برادر ... باہتمام ... در مطبع ... [illegible] ... قیصر باغ لکھنؤ

منظوم آہ۔ ابیگم بنام لارڈ ارون

(اردو ترجمہ اقبال)

ہاں لاٹ صاحب! اگر یہی چال رہی کانگرس
قانون نے چلی کراش صاحب کے چند آدمی بیٹھے
اور دہ ہدوستی کی ایک کمیٹی بنا کے لندن کی گول میز
کانفرنس میں بھیجدیے تو خورش کرنے والوں کے
سینہ کی آگ زیادہ بھڑکے گی اور جان پر کھیل جانے
والوں کا شمار زیادہ بڑھ جائے گا کیونکہ
ایسے کو یہ گروہ کسی خیالی معشوق پر عاشق
نہیں اور ظاہر ہے۔ بستہ دار کہ اونکا
نسخہ انکے روگ کی دوا نہیں بن سکتا۔
مجہول اور گمنام مبہم اور غیر معین تشفی
کی قید کے ساتھ ہر ایک اختیار و بھی
اور خیالی ہوا جاتا ہے۔
تمہیں انصاف کرو کہ یہ نسخہ کہاں تک
مطلب مطلب ہے۔

حوادثات

گل گریخ عارض	عناب لب شیریں
۲ عدد	۲ عدد
مروارید دندان	غنچۂ گل دہاں
۳۲ عدد	یک عدد
سیب زنخداں	بادام چشم	سنبل زلف
یک عدد	۲ عدد	۲ قبضہ

قد کشیدہ قامت غم شمشاد عشرت سے پیراہن
ہمہ سیر جبہ خرقہ دیا کیک بن گیسو

مشک خال زنخ	ورق نقرۂ تم	صندل فرق ہموار
یک دانہ	یک عجب	چند سبل
گل نیلوفر تقاضائی ہوش ربا	سرکہ تماشی کو شمسہ	
تہ در نرم نگاہ	قند مکرر شیریں بیانی	
نمک تبسم	شیشۂ حشوۂ اسپاہ	
یک انبار	چند عدد	

دوجار از یک بادہ حسن فراہم نمودہ در ہاون سینۂ عاشق کوفتہ
سفوف نمودہ ہاں بدھ نقاب کھینچ معشوق کرنا ضیاء



تحفظ غیر منفصل کے کھلونے

۲۱ برس کے۔ مجھ بڑھیا سے یہ ننھی شفقت اب کمیل بھر کمیل پیا سنگ کھیل گئے دن کھلونوں کے۔ بڑے میاں ابھی ننھے ہی اور تو بڑ عمر ہیں ملا ہے۔

وباء ایکسیر مستورہ سے چند تجربہ فرمانا آوردہ تا اداے بیت
تیاست در تنور آتش عمال گذشتہ سگا ور دہ غصہ مسئلہ مجمم
التہاب جگر و تپ در دل خواہی قدرے عقد سے لہسنہ
غذا۔ کباب اپنی دل کہ از نشست زلف شکار شدہ
ونا تاز مٹی بھیری زلف ندارد و نیز یک چشم پہ بستہ و بستہ
آزادی کو معشوق ذرا بھی کریں تو بھی اسکی ہستی کے
تعلق سے الگ نہیں ہو سکتا۔ یہ ہستی وہمی یا خیالی

شاہی سرمہ

تیار کردہ میری بھائی ڈاکٹر مسرت میاں صاحب
اس سرمہ میں عجیب و غریب صفت ہے کہ تندرست
آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے اور آنکھوں کے ہر قسم
کے مرض کو دور کرتا ہے۔ تھوڑا سا لگا کر آزمائیے
قیمت فی شیشی سرمہ ۲ روپے درجن کے خریدار کو محصولڈاک
معاف۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک شیشی مفت
و محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:- سری پت سہائے سوامی نگر
دفتر دریا پار ۔ آگرہ

نہیں۔ شاعر خیالی ہیں جو اسے مقصود ہے مگر اسکے
مرنے کا دل پر اثر نہیں ہوتا۔ بخلاف اسکے وطن کا
عاشق ایک ہی بار مرتا ہے اور تمام دنیا کو اپنی آہ سے بیقرار کرکے
مرتا ہے۔

ہندوستان میں جتنے قومی خواتین ہیں جالی
ہیں وہ اصل سے کہتی ہیں کہ سب جتنے اضافے
ہے وہ سچا استبداد کر سکتی یعنی نہ عمل جو نہ
احسان ان میں وہ بھی مسلمانوں کا قانون
قائم ہے! یہ سب کہنے کی باتیں ہیں
کہ حکومت کے نزدیک وطن کا بیگانہ ہونا
کا بغیر وطن مجھے ۔ ہو جانا ایک گناہ
کے سزا پانے سے بہتر ہے۔

ماں بیچاری اخباری کاغذ والوں نے
تمہاری تقریر یا تحریر بغاوت سے بھگت سنگھ
نے بابسے میں شائع کی ہے بقول انکے
تم کہتے ہو کہ صاحب بھگت سنگھ کا آخری
خط موجود ہے اس نے تو بھولے سے بھی
رحم کی درخواست نہیں کی جو ہم اسپر غور
کریں:- ارے میری جان لاٹ صاحب
یہ تم نے کیا کہہ دیا؟ کیا حکومت کے دل
میں جو اس وقت رعیت کی تنگی اور بے چینی
ہے وہ استبداد کا جوش! عقل نہیں؟
کیا ماں کو بچے پر ترس کھانے کے لیے

طلسمی پریس

چونکہ یہ پریس کسی خصوصیت کا پابند نہیں اور
نہایت سہل اور آسان ہے اسلیے اس سے ہر شخص کو
بازاں ہی چاہیے مصول کو منہ سے عرض کر
یا اپنے ایجنٹ کا نقشہ چاہیے صرف ایک منٹ میں
تیار کرکے چھاپ سکتا ہے ہر ملک کے تاجر اور اہل صنعت
کی ضروریں حکمت سے، دکانات سے، امتحانات کے پرچے، نوٹس
اشتہار بیل وغیرہ کے چھاپنے کے لیے نہایت مفید ہے۔

لیٹر سائز	فٹ پیپر سائز	فلسکیپ سائز	ڈبل فلسکیپ سائز
۳ روپیہ	۱۰ روپیہ	۱۶ روپیہ	۲۲ روپیہ
۶ روپیہ	۱۲ روپیہ	۱۶ روپیہ	۲۲ روپیہ

پریس کا مفصل سرٹیفکیٹ تہرسل سے طلب فرمائیے

پتہ:- منیجر طلسمی پریس شہر میرٹھ

کسی درخواست یا سفارش کی ضرورت ہے؟ علاوہ
ان بھی وہاں لے جانے کی مستحق ہے جسکی باتنا کو
جوش میں لانے کے بے قیدوں کی قوت ذرا ان کم دیکھا؟
تمہاری بات مشروط ہے اگرچہ شرط کی جو حقیقت
نہیں منطقی ہے۔ اسے اگر ثبت بنائیں تو یوں کہیں گے
کہ دل میں درد کم ہی نہ تھا جرم اگر ابھی باطنی قوت کی
آگ سے جلا دل پگھلا تا تو وہ کھلتا۔ خفی کی بھی بنیں پھر
ہم کیسے تجھے ترے دل کو سوجھ نکلا

میں کہتی ہوں کہ نیک بخت سنگ تو جان سے بدتر
بیٹھا تھا اس نے ستم کی بھیک نہیں مانگی تو تیرا کیا
نقصان کیا۔ مگر میں پوچھتی ہوں کیا کسی دوسرے
نے بھی تمہیں بھلا دیا ہم یاد نہیں دلایا؟ اور کیا
وہ یاد دلانے پر بھی تمہیں یاد آیا؟

میری ہونی لاٹ صاحب! خدا نے عدل کے قوانین
تو مرتب کر دیے ہیں تاکہ مظلوم کو نقصان نہ پہنچے
لیکن … تو وہیں بغیر کسی ترتیب کے انسان کے
دل پر … ہیں اور دل ہی کے فیصلے پر
ان کے … کر چھوڑ دیا ہے …

قانون ہی نہیں رکھتا تو سرتیع اور بے موقع رحم کی
درخواست پر سرکاری وکیل کا یہ جواب اٹھنا
کہ نہیں صاحب اسے تو پھانسی ہی ملنی چاہیے کس
… نیت پر مبنی ہے۔

پیارے دوستو! ہندوستانی تو بچی عقل کے دشمن
کسی ملک سے قانون کو انصاف کے شفاخانے تک
پہنچانے کی قابلیت ہی نہیں رکھتے مگر تم دیکھو اور
ہو سکے تو اس دشمنی کی بے جا ہمدردی کو روکو۔ جن
مقدموں میں سرکار … کی ہوتی ہے ان کے فیصلوں
کی نسبت عام شکایت یہ ہے کہ انصاف نہیں ہوا تو کیا
پچاس ایسی شکایتیں صحیح ہوا کرتی ہیں۔ تو اب
وہ دھوکے کہاں رہا کہ سو گنہگار چھوٹ جائیں بلا سے
کوئی بے گناہ نہ پھنسے۔

میں پوچھتی ہوں ایمان سے بتاؤ کہ پولیس کو جرم کے
ثبوت بہم پہنچانے میں جو طاقت اختیار اور آزادی
حاصل ہے کیا مجرم کو دفاع میں بھی اسی قسم کا تھا؟
اسی طرح کی آزادی اور طاقت میسر ہے؟ سرسری نگاہ
سے دیکھنے والا بھی کہہ دیگا کہ نہیں تو ایسی حالت میں

بے گناہ کا پھنسنا یقینی ہے اور ان گنہگاروں کا
جو پولیس کو راضی رکھنے کا مادہ رکھتے ہیں جرم کر کے
نکل جانا بھی یقینی ہے۔

… ایک طرف تو بے گناہ کے
… میں جوتے کے زور سے … خوف
پیدا کرنے سے کام لے کے گواہ لائے جاتے ہیں دوسری طرف
گنہگار کی حمایت رشوت یا سفارش کے ذریعہ سے
ہوتی ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ حکومتی مصلحت یا کسی
اعلیٰ حاکم کی دلی خواہش ہو کہ کسی کو سزا دلانے یا
نہ دلانے میں بڑا دخل رکھتی ہے اور حاکم جو اپنے
ایمان کی پیروی کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ اور اگر حاکم مجاز
صاحب رشتہ ہے تو پھر تو میرا بھائی۔ رشوت
کی چکنائی سے پیٹ بھرا گیا اور اچھی عدالت کی
صفت یوں ظاہر کر دی کہ مجرم کو چھوڑ دے مگر بھی …

تم آج کہتی ہو کہ کہیں انگریزی حکومت کا طرز
عدل اور انصاف کے طریقوں میں بھی ہوتا تو مجرموں
کی مردم شماری میں زیادہ تعداد عمال سرکاری ہی کی ہوتی

پیارے دوستو! ہندوستان کے سرکاری کچہری کے
عاملوں کو لگا ہوا ہے قانون کے شکنجے میں گرفتار ہوتے
دیکھا۔ گویا سرکار خود … کے معصوم ولی
لازم رکھتی ہے حالانکہ ایسا تو نہیں ہے۔ اگلے زمانے
میں سرکاری غلط کار عامل فوراً انصاف کے حوالے
کر دیے جاتے تھے۔ جان بخشی ہو گئی تو ہو جائے مگر کم
یہ ضرور ہوتا تھا کہ عہدے سے ہٹا دیے جاتے تھے۔

ملک الناصر … نے ایک مرتبہ تین والیوں سے
فرمائش کی کہ تم … جو عجیب … ہو وہ
بیان کرو۔ پہلے والی … اپنی بیتی بیان کرنی
شروع کی۔

خدا حضور کی عمر دراز کرے۔ …
گواہ تھے جو اول درجے کے خراب … تھے
مگر ان کے خلاف کوئی … موجود نہ تھا اور میں …
میں تھا … کہ … دکھاؤں۔
میں نے اپنے دوستوں سے کہہ دیا کہ … نے
ایک شب … جاسوس نے اطلاع دی …

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

کرم … مدعا علیہ
بنام
[illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی | مہر عدالت

وقت حاضری … [illegible]

نوٹس بندش کھاتے رجسٹر کے (نمونہ عام)

[illegible]

بنام

[illegible]

تاریخ … ماہ اپریل ۱۹۳۰ء … [illegible]

دستخط حاکم بخط انگریزی | مہر عدالت

وقت حاضری … [illegible]

میں فلاں فلاں سامان ... اور ... نے کتاب کرچکا ہیں ... اپنے غلام و ہمراہ ... گھوڑا ... دو دیکھا ... شراب کی صراحیاں رکھی ... میں ... مطلوب ... اور بغیر کسی خوف کے مجھے افسوس ... قول ... بعد صاحب خانہ وہاں سے باہر گیا اور پھر ... سکے ... تین سو اشرفیوں کی تھیلی بھی تھیلی ... میرے سامنے رکھ کے ... عرض کرنے لگا کہ حضور کو ہماری رسوائی سے کوئی فائدہ نہیں ہم کو ... جب حضور چاہیں سزا دے سکتے ہیں۔ مناسب ہے کہ حقیر کی نذر قبول فرمائیں اور خطا بخشی کا ثواب کمائیں۔ خدا بھی ستار ہے۔ میرے دل میں خیال گیا یہ مال موذی نصیب غازی ... میں رکھی اور گھر پلٹ آیا۔ دوسرے دن قاضی کا پیادہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا حضور والا ... زحمت فرمائیں۔ میں قاضی کے پاس گیا مگر سبب معلوم نہ تھا۔ کچہری میں وہی دونوں ظالم گواہ موجود تھے اور صاحب خانہ بھی تھا۔ مجھ کو دیکھتے ہی صاحب خانہ ... گواہ ہوا اور اس نے تین سو اشرفیوں کا دعویٰ پیش کیا ان دونوں گواہوں نے گواہی دی۔ اور مجبوراً مجھے اشرفیاں واپس کرنی پڑیں۔ ... اپنی ... کے گرفتار کرنے پر بہت نادم ہوا۔ (باقی آئندہ)

راقم ...

منشی ... بیگم

بل اور بھل۔ قول فیصل

مرزا کاظم علی ... صاحب وقار لکھتے ہیں کہ:۔

... درست ہے ... اگر دونوں لفظ ... تو تصحیح ... ہو؟ ... بھی شامل ہے ... دوسرے بھل لکھتے ہیں۔ اور بعض وجوہ سے یہی صحیح ہے (۱) بل کے معنی اعوج سمت۔ پیچ ... کے ہیں ... کوئی دوسرے معنی نہیں رکھتا۔ اگر کوئی دوسرے معنی ہوں بھی تو وہ ... ہوں گے۔ ... بحث ... سے ہے۔ وبال اسی سے مشتق ہے۔ تیسرے پہلو کا ترجمہ تین بھال کا ... زبان ... معلوم ہے۔ محاورے میں ایسے ہی الفاظ زیادہ مناسب معلوم ہوتے ہیں جو مطلب کو واضح کر دیں۔

> گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
> وہ طفل کیا کرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

(۲) بل کے بہت سے معنی ہیں مثلاً ... قوت کے معنی ... محاورہ ہے ... کے بل کو دتا ہے ... قربان جائے ... محاورہ ... صفائی ... کا ... نتیجہ

نکم جناب ... اطلاع نامہ واسطے ... کہ ... حکم ... صادر کیا جا ...

[illegible]

مہر عدالت　　دستخط حاکم بحروف انگریزی

تندرست عورات اور گھر ... کا سکھ

... عورات ... تندرست ... بچے ... خانہ داری کی انتظام کرنے سے قاصر ہو جاتی ہیں۔

جینے ٹون یا اکسیر تارا

... مستورات استعمال کر رہی ہیں ... ہے۔

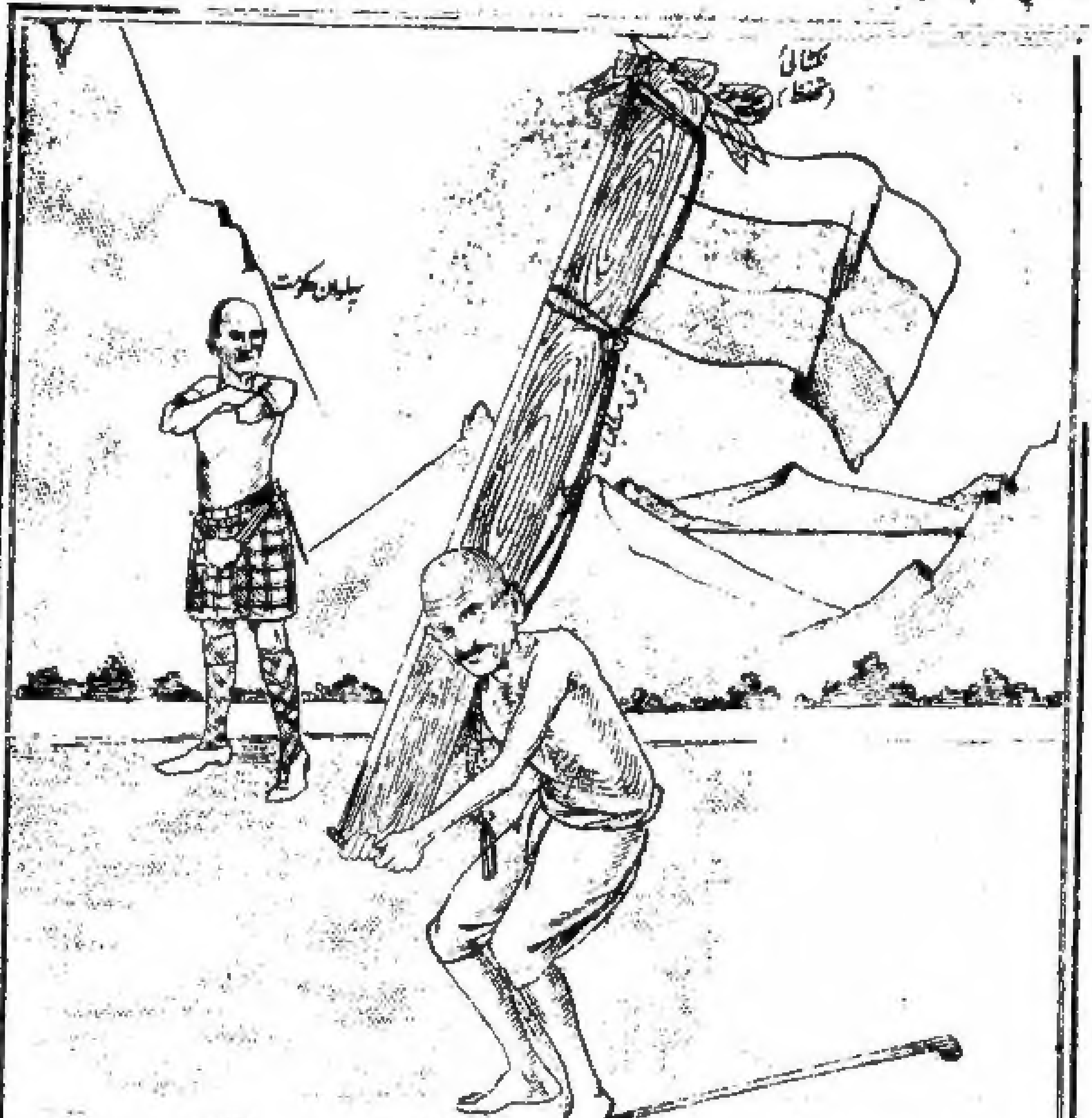
بیلی رام اینڈ برادرس لاہور
سیٹھ عبد الرزاق اینڈ کمپنی حیدرآباد دکن
ایس ... چند اینڈ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ... کلکتہ
ایس ... سوامی ... ڈسپنسری پاپانک سٹریٹ مدراس
گروفنار ... (رجسٹرڈ) دواخانہ ... رنگون

... طلب فرمائیں
... کے وقت اپنا پتہ صاف لکھیں

اگر آپ کو

تمباکو خوردنی کا شوق ہے تو ضرور جدید فہرست ۱۳۰... ء معہ نمونہ تمباکو خوردنی پتہ ذیل سے مفت طلب فرمایئے۔

المشتہر۔ مقتداخاں اقتداخاں تاجر تمباکو لکھنؤ



"لارڈ ارون کا نمکٹائی بردار"

مسٹر گاندھی: "ارے رام رے - رام راج کا جھنڈا تو خیر! یہ نمکٹائی تو کچلے ڈالتی ہے"

پہلوان حکومت: "شاباش بہادر! نعرہ لگائے جا - ایک میں بہادر دوسرا تو"


موتیا
تازہ پھولوں کی نکہت والے پائدار خوشبو کے عطر
اصغر علی محمد علی عطر سازان لکھنؤ سے طلب کریں

تفضیل پیچ و تاب کے معنی ہیں ؎

بسنتی بیل جاتی ہے پہ بل نہیں اسکا جاتا
یا دیکھی تو کہ بل نہیں پڑھا ہے کبھی اور خم کے معنی

میں ؎

بل پڑنا کسی کے چتون کا نکلتا ہی نہیں ہے
کے مخدومہ ہیر بگمات ۔ نثار لکھنوی ؎

جھٹپٹے ناداں تماش دل کے بل میں
دھنستا ہوا شہر میں لوکا تنگ بل میں

کے فریب ۔ نثار لکھنوی مرحوم ہیر و تیر ؎

جا قزاق پر دھو کا حصر کا
پھنسا یا زلف میں دل خدا کے بل میں

بل غرور اور گھمنڈ کے معنی میں بھی آیا ہے ۔ مثلاً
[illegible] بل کی نیا ۔ یعنی غرور [illegible] ۔ ہندی میں
بل [illegible] کے دوسرے متعدد معانی ہیں اگر وہ بھی
[illegible] تو مضمون طویل ہو جائے گا
[illegible] بیان ہوئے وہ شکسپیر
کی اردو [illegible] مطبوعہ [illegible] میں موجود ہیں

انھوں نے اسکی تعبیر سائڈ side اور ڈائرکشن Direction سے کی ہے ۔ [illegible] کالم نمبر [illegible] اور
مثال دو سرکے بل دی ہے ۔

اتنی تفصیل محض استدلالاً کی گئی کہ لکھنو کے اساتذہ نے ترک و اختیار الفاظ میں کافی احتیاط اور تحقیق سے کام لیا ہے ۔ باوجود یہ دو سرکے بل بھی صحیح ہے اسے غلط نہیں کہہ سکتے ۔ دہلی کے اکثر [illegible] سرکے بل ہی کہتے ہیں ۔ نہ وہ شاعر نہیں اور نہ قابل استناد اشعار زبان دکھنا اپنے اوپر واجب سمجھتا ہوں ۔ حضرت بہادر شاہ ظفر مرحوم کا ایک شعر ٹھیک یاد نہیں کہ اسمیں "بل" نظم ہوا ہے یا "عمل" مگر غالب ہے کہ "بل" ہی ہو گا ؎

ہو کے سرکش گر پڑا غرورہ آخر سرکے بل
جھک کے چلنا چاہیے یاں سر اٹھانا منع ہے

شکسپیر نے اپنی ڈکشنری میں "بل" کی تفسیر بھی سائڈ اور ڈائرکشن سے کی ہے مگر مثال پیش نہیں کی ۔ بل اور عمل کی تفسیر اس سے قبل ہمارے [illegible]

ہو چکا تھا ہم خود آمادہ تھے کہ اپنی مختصر تحقیق نیاز مندانہ پیش کریں کہ یہ استفساری کا خط موصول ہوا ۔ بد قسمتی علمی مباحث میں بھی ہندوستانیوں کی کج بحثی نہیں چھوٹتی ۔ اندیشہ ہے کہ یہ بحث کہیں تو تو میں میں پر ختم نہ ہو ۔ اسلیے حضرت بل اور جناب عمل دونوں سے التماس ہے کہ بلبلا کر نہیں بھلائی اختیار فرمائیں ۔ آگے کیا کہیں یہی کہ دونوں کا بول بالا ۔ اور لڑانے والوں کا منہ کالا ۔

نیاز مند اڈیٹر

الہلال رنگون

(ہفتہ وار)

کیا کہیں اپنے عدیم الفرصت ہونے کو چند نمبر اس اخبار کا غذ کے دفتر میں پہونچے مگر مطالعہ کی نوبت نہ آئی آج ایک چھوٹا خط اڈیٹر صاحب کی جانب سے تبصرے اور [illegible] کی فرمائش پر بھی کیا [illegible]

ملک کشمیر کے تحفے

[illegible]

[illegible]

بسنت کی قدر کیجیے

[illegible]

پبلک کا فرض ہے

آپ خود خریدار نہیں اپنے احباب کو خریدار بنائیں اور اپنے [illegible] سے کہیں [illegible] کی اشاعت بڑھائیں

یاد رکھیے

[illegible] اگر آپ [illegible] دیکھنا چاہتے ہیں تو پنچ کی سرپرستی آپ کا مقدس فرض ہے

مشتہرین کے مطلب کی بات

اشتہار کیوں دیے جاتے ہیں ؟ صرف اسلیے کہ آپ کی تجارت سے ہندوستان کے [illegible] زیادہ افراد مطلع ہو جائیں ۔ اسکے لیے پنچ سے بہتر ذریعہ نہیں ہو سکتا [illegible] ہو تو پنچ میں مشتہر کر دیجیے کہ فائدہ ہوتا ہے یا نہیں ۔

منیجر پنچ لکھنؤ

[illegible] انفصال مقدمہ

[illegible]

مستغاثہ حاکم ضلع انگریزی

مہر عدالت

بلدواریں ٹائک چند جیدان و اسکے اولاد عم [illegible]
گورنمنٹ جموں کشمیر دوکان [illegible]

اور یا تو اس قبر بھی ساتھ ہی ساتھ - جن میں کوئی بحث نہ تھی چند منٹ میں حل ہو گئے - ہاں صاحب ... کی ظاہری حیثیت خوب ہے - ... مگر ... باطنی حالت - تو ہمیں شک نہیں ... جو صاحب ... میں تھے تو ... ان ... کی جا رہی ہے - خون شہیداں کی سرخی سے جلیانوالہ باغ کا ماتم ... الفاظ میں ظاہر کیا ہے - اسکے بعد اسلوب ... گفتگو میں ... کے مضمون سے ... اپنے دوستوں کو ... کیا ہے مگر نام کسی کا نہیں لیا -

اس نمبر میں تمام مضامین ... سب ... ترتیب کا وصف رکھتے ہیں مگر جو مضامین ... نمبر کے متعلق لکھے ہیں وہ ... سے طبیعت پر گراں گزرتے ہیں کہ یہ نمبر بھی ... ہے اور ... "الہلال" بھی ... کو اگر چند روز کے لیے معطل کریں خواہ جہل علمی اور ... یا خاص مذہبی ... بہت اچھا ہو - ...

بہت عام فروخت کے لیے

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

نمبر مقدمہ ...

بعدالت چودھری ... صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر ... تحصیل ... ضلع ... بنکی

خاں بہادر چودھری سید ... حسین تعلقہ دار ... ساکن ... تحصیل ... ضلع بارہ بنکی .... مدعی

بنام

ماجدرام ... اردو ... ساکن ... تحصیل ... ضلع بارہ بنکی .... مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی مذکور نے تمہارے نام ایک نالش بابت ... دفعہ ۹۳ الف ... (ب) ایکٹ لگان ... دائر کی ہے لہٰذا ... تم کو ... تاریخ ... ماہ اپریل ... بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام ... اصالتاً یا بذریعہ وکیل ... حالات سے ... واقف کیا گیا ہو ... مقدمہ کا جواب دے سکے ... حاضر ہو اور جواب دعویٰ ... تم کو لازم ہے کہ ... دستاویزات ... اپنے جواب کے استدلال کرنا چاہتے ہو -

تم کو ... کہ اگر ... مذکور ... تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر ... ہو کر ... بثبت ... میرے دستخط اور مہر عدالت کے ... تاریخ ... ماہ اپریل ۱۹۳۱ء جاری کیا گیا -

دستخط حاکم ... انگریزی

کرنا ... ہیں اس سے ملاقہ نہیں ہم صرف اسکی بات کہتے ہیں -

اس ... کی سالانہ قیمت ... میں ... ہے -

بچوں اور بچیوں کے کام

دو ... خوبصورت رسالے حضرت ناظر انصاری نے ... صاف ... سلیس اردو میں ترتیب دیے ہیں - غیر مانوس ایک لفظ بھی ان میں نہیں ہے - ان کی ... لغوی ... کے عیب سے بالکل پاک ہے - ... چال کی پابندی کی گئی ہے ... سکول ایسی ہی کتابوں سے ... بچے ... کے سامان جو ... زبان ... صحیح ہو - اور ساتھ ہی اخلاقی ... بھی - ہر ایک کی قیمت ... ملنے کا پتہ :- ناظر انصاری ... نمبر ...

بستان

یہ کتاب بھی منظوم ہے ... مصنف بھی حضرت ناظر انصاری ہیں ... "تعلیم الاطفال" ... ۸۰ مختلف عنوانوں سے مختلف بحروں میں نظمیں ... کے ساتھ کہ زبان صاف صحیح اور قابل فہم ہو - لکھی گئی ہیں - بالکل کمسن نہیں بلکہ ... درجہ کے اردو کے طالب علم اس سے مستفید ہو سکتے ہیں - ہم اپنے دوست حکیم ... کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ کتاب ضرور محکمہ تعلیم میں قبول و انعام کی مستحق ہے اور ایسی ہے کہ بچے ہی نہیں بعض نادان بوڑھے بھی اسکا مطالعہ فرمائیں - اس کتاب میں ... زیادہ شعر ہیں - ضروری نصائح بہت موثر اور دلچسپ طریقے سے کیے گئے ہیں - لکھائی چھپائی کاغذ ہر اعتبار سے قابل مدح ہے قیمت فی جلد ... نمبر ... کے پتے سے آسانی دستیاب ہو سکتی ہے -

توقع ہے کہ ... ان کتابوں کو نصاب تعلیم ... کیا ... غفلت

المختصرات

اللہ میاں سے بات چیت والا مضمون ابھی اشاعت میں رہ گیا حضرت ... شائع نہ ہو سکی - خیر آئندہ سہی -

کیوں جناب ! آزادی کامل کے یہی معنی ہیں ؟ کہ ہر فرقہ اور ہر فرقے کا ہر فرد بے دلی اور ... دوسرے کے حق میں مضر ہو یا مفید عمل کر سکے - اور کوئی روکنے والا نہ ہو - اگر آپ اپنے ... یا حرکت دے کے اقرار کرتے ہیں تو ... مار لیا - کانپور میں جو مسلمان فسادی نے ہندو کی ... گردن ناپی اور ہندو فسادی نے مسلمان کی داڑھی توم کے ... دیا - سنتے ہیں ... بہت کم اس آزادی ... اب حکومت کے سر ... الزام ... کسی کو ... کہ وہ ... نہیں ... دیتی -

ہندوستان کے خود مختار ... اخبار نویسوں کی زد میں ہیں ... ان کی عادت ... ترکیب سے بگاڑ دی - اور ہمارے اس مشورے پر عمل نہ کیا کہ ... کی قیمت ... ہم ... کہ اہل ... حق و باطل کا امتیاز تماشائی پبلک کے دماغ سے نکل جائے گا ... ایک ... تدبیر ہے خداوند ... اخبار ... کو تاکہ وہ ... کی زندگی دو بھر کر دیں -

---

مجلات اودھ پنچ بابت ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں - یہ مجلات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں - ہر کتاب خانے میں محفوظ رہنے چاہئیں قیمت فی جلد علاوہ محصول چھ روپیہ -

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ ہر دل عزیز پرچہ ہے - ایک خریدار ... پڑھتے ہیں اس میں اشتہار دے کے فائدہ اٹھائیے -

منیجر اودھ پنچ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا بادگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ